عرفان شریعت
کامل سہ حصص
مؤلفہ مجدد مائۃ حاضرہ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
سُنّی دار الاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ
لائل پور

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

الحمد للہ

کہ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ معدن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاوے حضور پرنور اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بہ

عرفان شریعت

حصہ اول و دوم و سوم

جنکو مولوی محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری نے جمع کیا۔

الناشر: سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ ضلع لائلپور

قیمت ۲/۵۰

سوال ۳۹: کیا حکم دیتے ہیں حاکمان شریعت کہ حمل کی حالت میں اپنی عورت سے جماع جائز ہے یانہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: حمل میں صحبت جائز ہے۔ والنہی عنہ منسوخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۰: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام وفقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ مرد وعورت میاں بی بی کہلاتے ہیں اور اسکی عام شہرت ہے لیکن ان کا نکاح ہونا کسی کو معلوم نہیں تو محض شہرت کی بناپر انکو زوج وزوجہ تصور کیا جائے یانہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: لوگوں میں عام اشتہار سے بھی لوگوں کے نزدیک نکاح ثابت ہو جاتا ہے یہاں تک ان کے زوج وزوجہ ہونے پر گواہی دینی جائز ہے۔ مگر عند اللہ اگر واقعی نکاح بطور شرع نہ کیا تو وہ زوج زوجہ نہیں۔ والمسألۃ ظاہرۃ وفی الکتب دائرۃ کالہدایۃ والدر وشروحہما۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۱: نائبان رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ مرد وعورت نابالغ اور بالغ کے نکاح میں ان کے اذن کی ضرورت ہے اگر ہے تو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے یانہیں بینوا توجروا۔

الجواب: نابالغ ونابالغہ کے اولیا اور بالغ وبالغہ کے خود اپنے اذن کی حاجت ہے اور دو گواہوں کے سامنے ہونا مطلقاً لازم۔ مگر نابالغ یانابالغہ کے غیر ولی نے بلا اذن ولی یا بالغ یا بالغہ کے ولی ہی نے ان کے اذن کے نکاح بحضور شہود پڑھادیا اول میں ولی اور دوم میں خود اس بالغ یا بالغہ کی اجازت پر موقوف رہیگا۔ اگر جائز رکھیں گے جائز ہو جائیگا رد کردیں گے باطل ہو جائے گا کما ھو حکم عقد الفضولی زن وشوہر کے علاوہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا ہونا ضروری ہے اگرچہ ان کی موجودگی میں ایک یا دونوں مرد ہی ہوں جو ان کی طرف سے ایجاب وقبول کر رہے ہوں لانہ عن سفیر کما نصوا علیہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۲ تا ۴۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں۔ اوّل ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلےٰ پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچا یا یا کاندھا دیکر اوپر جانیکی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانیکا براق اور جبرئیل علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے انجام کو نہ پہنچا۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ہم سرانجام

کو پہنچائی۔
۲ دوسری یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو میران پیر ہوتے۔
۳ تیسری یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔
۴ چوتھی یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو دودھ پلایا ہے۔
پانچویں اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرماکر اجر عظیم اور ثواب کریم پاویں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

الجواب اللھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالے لہ کلمات چند مجمل و سود مند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالے حق و انصاف ان سے متجاوز نہیں۔ والحق احق ان یتبع واللہ الھادی الی صراط مستقیم یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے کہ بیشک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ تعالے عنہ تلو مرتبہ نبوت ہے۔ خود حضور معلّٰی رضی اللہ تعالے عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں ہے

از نبی بر داشتن گام او نہادن تو قدم ؛ غیر اقدام النبوۃ سد ممشاہا الختام

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے لئے وارد لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادۂ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے لئے وارد لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا اگر جیتے تو صدیق و پیغمبر ہوتے رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ وعن عبد اللہ بن عباس وعن ابی اوفی وعن الباوردی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس سرہٗ کی نسبت کہا ہے کہ اگر اس امت میں کوئی نبی ہو سکتا تو وہ ہوتے امام ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں قال فی شرح المھذب انہ لقلا عن الشیخ الامام المجمع علی جلالتہ

کو پہنچائی۔
۲ دوسری یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔
۳ تیسری یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔
۴ چوتھی یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو دودھ پلایا ہے۔
پانچویں اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرماکر اجر عظیم اور ثواب کریم پاویں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

الجواب ، اللھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالے لہ کلمات چند مجمل و سود مند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالے حق و انصاف ان سے متجاوز نہیں۔ والحق احق ان یتبع واللہ الھادی الی صراط مستقیم یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز الاطلاق ہے کہ بیشک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ تعالے عنہ تلو مرتبۂ نبوت ہے۔ خود حضور معلّٰی رضی اللہ تعالے عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں ؎

از نبی بر داشتن گام الذ تو نہادن قدم : غیر اقدام النبوۃ سد ممشاہا الختام

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے لئے وارد لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب. میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا. رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادۂ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے لئے وارد لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا اگر جیتے تو صدیق و پیغمبر ہوتے رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ وعن عبد اللہ بن عباس وعن ابی اوفی و البادری عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم. علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس سرہٗ کی نسبت کہا ہے کہ اگر اب کوئی نبی ہو سکتا تو وہ ہوتے امام ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں قال فی شرح المھذب انہ لقلاعن الشیخ الامام المجمع علی جلالتہ

وصلاحہ واما منہ ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمتہ لو جاز ان یبعث اللہ فی ھذہ
الامۃ نبیاً لکان ابا محمد الجوینی مگر ہر حدیث حق ہے ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور
اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہیئے۔ بے
ثبوت نسبت جائز نہیں۔ اور قول مذکور ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حضرت ام المومنین محبوبہ سید
المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلانا بعض
مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں۔ کما رأیت فی بعض کتبھم التصریح بذلک
اس تقدیر پر تو اصلا وجہ استبعاد نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایراد کیا گیا سب بیجا و بے محل ہے۔ اور اگر بیداری
ہی میں مانا جاتا ہو تاہم بلاشبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز اور اسمیں کوئی استحالہ درکنار استبعاد بھی نہیں۔ اِنَّ
اللہ علی کل شیئ قدیر۔ نہ ظاہر ہیں حضرت ام المومنین کے پاس شیر نہونا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقہ
للعادۃ اسباب ظاہریہ پر موقوف نہیں نہ روح عامۂ متکلمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسہا
مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اسکا تعلق بدیہی نہ جسم جسم شہادت میں منحصر جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث
برزخ وغیرہا اسپر گواہ کیفما کان شک نہیں کہ روح مفارق کیطرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود ووضع
وتمکن وغیرہا اعراض جسم وجسمانیات قطعاً منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول یا لیت
شعری جب ارواح شہدا کا میوہ ہای جنت کھانا ثابت۔ الترمذی عن کعب بن مالک قال قال
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ارواح الشھداء فی طیر خضر تعلق من ثمر الجنۃ بلکہ دوسری
روایت میں ارواح عام مومنین کیلئے یہی ارشاد الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالک
عن الزھری عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نسمۃ المؤمن طائر یعلق فی شجر الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ
یوم یبعثہ۔ تو دودھ پینے میں کیا استحالہ ہے حال روح بعد فراق و پیش از تعلق میں فارق کیا ہے۔
آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے صحیح حدیث میں ہے کہ جنت میں دودھ پلائی انکی
مدت رضاعت پوری کرتی ہیں احمد ومسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ ظئرین یکملان رضاعہ فی الجنۃ یہ ہم
یہ باتیں نافی استحالہ ہیں نہ مثبت وقوع قال بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف و بے اصل ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہال سے ہے۔ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ اولیائے بشر سے بالاجماع افضل۔ مسلمان کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم واللہ الہادی۔

تنبیہ: منبای انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ روحیں باذن الٰہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام میں پلٹ آئی ہوں کہ احیای مردہ حضور پر نور و دیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت جس کے انکار کی گنجائش نہیں۔ یونہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظر صحائف واثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الٰہی میں قضائے ابرم نہ پایا تھا بہ برکت دعای محبوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبض سے باز رکھے گئے ہوں امام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقح الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربینی قدس سرہ میں لکھتے ہیں لما ضعف ولدہ احمد واشرف علی الموت وحضرت عزرائیل لقبض روحہ قال لہ الشیخ ارجع الی ربک فراجعہ فان الامر نسخ فرجع عزرائیل وشفی احمد من تلک الضعفۃ وعاش بعد ھا ثلثین عاما یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد ناتوان ہو کر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہو چکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام پلٹ گئے صاحبزادہ نے شفا پائی اور اس کے بعد تیس سال برس زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یونہی جبکہ یہ عقیدہ ہو کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل یا انکے ہمسر ہیں گمراہ بد مذہب ہے سبحان اللہ اہلسنت کا اجماع ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام الاولیاء و مرجع العرفاء امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بھی اکرم و افضل و اتم و اکمل ہیں۔ جو اسکا خلاف کرے اسے بدعتی شیعی رافضی مانتے ہیں۔ نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تفضیل دینی معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا کہ میں نے حق محبت حضور پر نور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب

یا افضل الصحابہ ہے افضل بتایا حالانکہ ان بیہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے حضور سیدنا غوث الاعظم ہیں۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہ وباللہ التوفیق۔

رہا شب معراج میں روح پر فتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا حاضر ہوکر پائے اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا اور وقت رکوب براق یا صعود عرش زینہ بننا شرعاً و عقلاً اسمیں بھی کوئی استحالہ نہیں سدرۃ المنتہیٰ اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام نہ بنظر ارواح عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کو عرش بلکہ مافوق العرش تک ثابت و واقع جسکا انکار نہ کریگا مگر علوم اولیاء کا منکر بلکہ باوضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد کہ اسکی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے ایسا ہی سجدہ میں سو جانے والے کے حق میں آیا نہ اس قصہ میں معاذ اللہ کوئی بوئے تفضیل یا ہمسری حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لئے نکلتی ہے نہ اسکی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اسطرف جا سکتا ہے کیا عجب سواری بُراق سے بھی یہی معنے تراشے جائیں کہ یہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی تو در پردہ اسمیں براق کو تفضیل دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بہ نفس نفیس نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اس کے ذریعہ سے حضور کی رسائی ہوئی نعوذ باللہ تعالےٰ منہ یا ھذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم و اجلال سلاطین بجالائے جاتے ہیں کیا انکے یہ معنے ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر نہ ہو یہاں ہی کو دیکھئے کہ زینہ مسعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں فرض کیجئے اگر ہنگام بت شکنی حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پر نور افضل صلوات اللہ تعالےٰ واکمل تسلیماتہ علیہ وعلیٰ آلہٖ ان کے دوش مبارک پر قدم رکھ کر بت گراتے تو کیا اسکا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تو معاذ اللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ قادر تھے غرض ایسے معنی محال نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد نہ اس کے قائلین بیچاروں کو مراد واللہ الھادی الیٰ سبیل الرشاد یہ بیان تو ابطال استحالہ و اثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا رہا اس بیان روایت کی نسبت بقیہ کلام وہ فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہ کے مجلد دوم العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی اُجین سے آیا اور اسکا جواب قدرے

روایات معراج

مفصل دیا گیا تھا خلاصہ مقصد اسکا بعض زیادت جدیدۂ نفیسہ یہ کہ اسکی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور اور اسمیں عقلی و شرعی کوئی استحالہ نہیں بلکہ احادیث و اقوال اولیاء و علما میں متعدد بندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد مسلم[1] اپنی صحیح اور ابوداؤد طیالسی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری اور عبد[2] بن حمید بسند انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہم سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھٰذہ قالوا ھٰذا بلال ثُمَّ دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھٰذہ قالوا ھٰذہ الغمیصاء بنت ملحان میں جنت میں داخل ہوا تو ایک پہچل سنی میں نے پوچھا یہ کیا ہے ملائکہ نے عرض کیا یہ بلال ہیں پھر تشریف لے گیا پہچل سنی پوچھا کہا غمیصا ملحان۔ یعنی اُمِّ سُلیم مادر انس رضی اللہ تعالٰے عنہما ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ میں ہوا۔ حماذ جمرہ الحافظ فی التقریب امام[3] احمد و ابویعلی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور طبرانی[4] کبیر اور ابن عدی کامل میں بسند حسن ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰے عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ لیلۃ اسری بی فسمعت فی جانبہا وجساً فقلت یاجبریل ماھٰذا قال ھٰذا بلال المؤذن۔ میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے گوشہ میں ایک آواز نرم سنی پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے۔ عرض کی یہ بلال مؤذن ہیں رضی اللہ تعالٰے عنہ امام[5] احمد و مسلم و نسائی انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی۔ حضور والا صلوات اللہ تعالٰے وسلامہ علیہ فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ بین یدی فقلت ماھٰذہ الخشفۃ فقیل الغمیصاء بنت ملحان میں بہشت میں رونق افروز ہوا اپنے آگے کھٹکا سنا پوچھا یہ کیا ہے عرض کی گئی غمیصا بنت ملحان۔ امام[6] احمد و نسائی و حاکم باسانید صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراءۃً فقلت من ھٰذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذالکم البر کذالکم البر میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا وہاں قرآن پڑھنے کی آواز آئی پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے عرض کی حارثہ بن النعمان نیکی ایسی ہی ہوتی ہے نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰے عنہ راہی جناں ہوئے۔ قالہ ابن سعد فی الطبقات ذکرہ الحافظ فی الاصابۃ۔ ابن[7] سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت نحمۃ من نعیم میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی

کمکا مستی یہ نعیم بن عبداللہ عدوی معروف بہ نحام دکہ اسی حدیث کی وجہ سے انکا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے کماذکرہ موسی بن عقبۃ فی المغازی عن الزھری وکذا قالہ ابن اسحاق ومصعب الزبیری وآخرون کما فی الاصابۃ سبحان اللہ جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور ۔ امام ابوبکر ابن ابی الدنیا ابو المخارق سے مرسلاً راوی حضور پرنور صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں مررت لیلۃ اسری برجل مغیب فی نور العرش قلت من ھذا املک قیل لا قلت نبی قیل لا قلت من ھو قال ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ تعالیٰ وقلبہ معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط یعنی شب اسرا میرا گذر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا میں نے فرمایا یہ کون ہے کوئی فرشتہ ہے عرض کی گئی نہ ۔ میں نے فرمایا نبی ہے عرض کی گئی نہ ۔ میں نے فرمایا کون ہے عرض کرنے والے نے عرض کی یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اسکی زبان یاد الٰہی سے تر تھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا اور (اس نے کبھی کے ماں باپ کو برا کہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا) **ثم اقول وباللہ التوفیق** کیوں راہ دور سے مقصد قرب کا نشان دیجے فیض قادریت جوش پر ہے بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب و غلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرا اپنے مہربان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور اقدس کے ہمرکاب بیت المعمور میں گئے ۔ وہاں حضور پرنور کے پیچھے نماز پڑھی حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے والحمد للہ رب العلمین اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر ہاں ہم سے سنئے واللہ الموفق ابن جریر وابن ابی حاتم وبزار وابی یعلی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثم صعدت الی السماء السابعۃ فاذا انا بابراھیم الخلیل مسند ظھرہ الی البیت المعمور (فذکر الحدیث الی ان قال) واذا بامتی شطرین شطر علیھم ثیاب بیض کانھا القراطیس وشطر علیھم ثیاب رمد فدخلت البیت المعمور ودخل معی الذین علیھم الثیاب البیض وحجب الآخرون الذین علیھم ثیاب

رمد وھم علی خیر فصلیت انا ومن معی من المومنین فی البیت المعمور ثم خرجت انا ومن معی الحدیث پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پر پائی ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذ کی طرح اور دوسری قسم خاکستری لباس میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے ساتھ وہ سپید پوش بھی گئے میلے کپڑے والے روکے گئے مگر وہ بھی ہیں خیر و خوبی پر پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمور میں نماز پڑھی پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے، ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شرف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الورٰی اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلاشبہ ان اُجلے پوشاک والوں میں ہیں جنہوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور میں جاکر نماز پڑھی والحمد للہ رب العٰلمین اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آجکل کے کم علم معقیوں کے سدراہ ہوئے اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملہ قدم میں کیا وجہ انکار ہے۔ کہ نقول مشایخ کو خواہی نخواہی رد کیا جائے ہاں سند محدثانہ نہیں پھر نہ ہو ایسی جگہ اسی قدر بس ہے سند معنعن کی حاجت نہیں کما بیناہ فی رسالتنا ھدی الحیران فی نفی الفئ عن شمس الاکوان امام جلال الدین سیوطی مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا میں مرثیۂ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ بابی انت وامی یا رسول اللہ۔ الخ۔ کی نسبت فرماتے ہیں لم اجدہ فی شئ من کتب الاثر لکن صاحب اقتباس الانوار وابن الحاج فی مدخلہ ذکراہ فی ضمن حدیث طویل وکفی بذالک سندا لمثلہ فانہ لیس مما یتعلق بالاحکام اور یہ تو کس سے کہا جائے کہ حضرات مشایخ کرام قدست اسرارہم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلاں عن فلاں میں منحصر نہیں وہاں ہزار ہا ابواب وسیعہ و اسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں تو صرف اپنے طریقہ سے نپانے کو ان کی تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے انسان کی سعادت کبریٰ ان مدارج عالیہ و معارج غالیہ تک وصول ہے ورنہ تصدیق اور اسکی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم نہ کہ معاذ اللہ انکار و تکذیب کہ سونت مہلکہ ہائلہ ہے۔ والعیاذ باللہ رب العٰلمین بالجملہ روایت مذکورہ نہ عقلاً اور نہ شرعاً مہجور اور کلمات مشائخ میں مسطور و ماثور اور کتب حدیث میں ذکر معدوم نہ کہ عدم مذکور نہ روایات مشائخ اس طریقۂ سند ظاہری میں محصور اور قدرت قادر وسیع وموفور اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر رد وانکار کیا مقتضائے

ادب وشعور والحمد للہ العزیز الغفور واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۷: کیا امامت میں شرعاً وراثت جاری ہے کہ امام مرجائے تو اسکے بعد اسی کی اولاد یا خاندان سے امام ہونا ضرور ہے غیر شخص امام ہو تو ان کے حق میں دست اندازی ہو۔

الجواب: امامت میں وراثت جاری نہیں ورنہ سہام فرائض پر تقسیم ہو اور بحکم آیہ کریمہ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین دوہرا حصہ بیٹوں کو ملے اور اکہرا بیٹیوں کو اور بحکم آیہ کریمہ فلھن الثمن مما ترکتم ان کان لکم ولد آٹھویں دن کی امامت بی بی کو ملے بلکہ پیٹ کے بچے بھی امامت کا حصہ پائیں کہ شرعاً وارث تو وہ بھی ہیں۔ عورات واطفال کا اصلاً اہل امامت نہ ہونا ہی دلیل واضح ہے کہ امامت میں وراثت نہیں کہ وراثت خاندانی اسی شئے میں جاری ہو سکتی ہے جو ہر وارث کو پہنچ سکے بلکہ سب کو معاً پہنچنا لازم اور امامت میں تعدد محال تو کس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ امام کے بعد اس کے وارثوں ہی میں امامت ضرور ہے یہ صریح جہل مبین ہے۔ ردالمختار میں ہے واعتقادھم ان خوز الاب لابنہ لا یغیب لما فیہ من تغییر حکم الشرع واعطاء الوظائف من تدریس وامامۃ وغیرھا الی غیر مستحقھا وکذٰلک اعتقادھم ان الارشد اذا فوض فی مرض موتہ لمن اراد ھم لان مختار الارشد رشد فھو باطل لان الرشد صفۃ قائمۃ بالرشید لا تحصل بمجرد اختیار غیرہ لہ کما لا یصیر الجاھل عالماً بمجرد اختیار الغیر لہ فی وظیفۃ التدریس وکل ھذہ امور ناشئۃ عن الجھل واتباع العادۃ المخالفۃ لصریح الحق بمجرد تحکم العقل المختل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اھ ملخصاً۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۸: امامت اصل حق علمائے دین کا ہے یا جاہلوں کا۔

الجواب: امامت اصل حق حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے کہ نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے قال اللہ تعالیٰ انی جاعلک للناس اماما اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو نبی الانبیاء وامام الائمہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم اور ہر عاقل جانتا ہے کہ جہاں اصل تشریف فرما نہ ہو وہاں اسکا نائب ہی قائم ہوگا نہ کہ غیر اور تمام مسلمان آگاہ ہیں کہ علمائے دین ہی نائبان حضور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں نہ کہ جہال تو امامت خاص حق علما ہے جس میں جہال کو ان سے منازعت کا اصلاً حق نہیں۔ ولہذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ احق بالامامۃ اعلم قوم ہے تنویر الابصار و در مختار وغیرہما